67940 ـ نماز كى پابندى نہ كرنے اور بيوى كے حقوق ميں كوتاہى كرنے والے خاوند سے طلاق لينا

سوال

ميرے ليے ايك نوجوان كا رشتہ آيا جس كى تعليم مجھ سے كم تھى اس نے ہائى سكول كى تعليم لے ركھى ہے اور ميں يونيورسٹى سے فارغ ہوں، اس ليے ميں نے يہ رشتہ رد كر ديا، ليكن بعد ميں اس نوجوان كى والدہ نے دعوى كيا كہ اس كے لڑكے نے انگلش ميں ڈپلومہ كر ركھا ہے، ليكن بعد ميں مجھے علم ہوا كہ وہ انگريزى كے بارہ ميں كچھ نہيں جانتا. اس نوجوان كى والدہ نے كہا كہ وہ تنخواہ چار ہزار ريال ماہانہ پر ملازم ہے، يہ تخواہ كافى ہے كيونكہ اس كا دادا اسے فليٹ تحفہ ميں دے رہا ہے، اس طرح ہمارى شادى ہوگئى ليكن بعد ميں مجھے علم ہوا كہ اس نوجوان پر تو بنك كا قرض ہے اور بنك اس كى ماہانہ تخواہ سے كٹوتى كر رہا ہے، مجھے وہ ماہانہ ايك ہزار ريال ديتا، اور تقريبا تين ماہ سے اس نے ملازمت بھى چھوڑ دى ہے اور دوسرا كام تلاش كر رہا ہے.
اس كے دادا نے جو فليٹ ديا ہے اب تك ہم اس ميں بھى منتقل نہيں ہوئے، حالانكہ ہمارى شادى كو ايك سال اور چار ماہ گزر چكے ہيں، اس كا سبب يہ ہے كہ وہ ميرے اخراجات برداشت نہيں كر سكتا اور اپنے گھر والوں كے ساتھ ہى رہتا ہے، اور اس كے ساتھ ساتھ نمازوں ميں بھى سستى و كوتاہى كا مرتكب ہوتا ہے، جب ميں كہوں تو نماز ادا كر ليتا ہے، اور پھر بہت موٹا بھى ہے جو ميرے ليے لذت كے حصول ميں مانع ہے، اور پھر اپنى صفائى ستھرائى كا بھى خيال نہيں كرتا، حتى كہ ميں اس سے نفرت كرنے لگى ہوں، برائے مہربانى مجھے كوئى حل بتائيں ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ:

شادى اللہ سبحانہ و تعالى كى نشانيوں ميں سے ايك نشانى اور اللہ كى نعمتوں ميں سے ايك نعمت ہے، جس ميں خاوند اور بيوى كو انس و محبت حاصل ہوتى ہے اور وہ ايك دوسرے عفت و عصمت حاصل كرتے ہيں، اور نيك و صالح اولاد كا حصول ہوتا ہے جس سے زمين ميں اللہ كے منہج پر آبادى ہوتى ہے.

اللہ سبحانہ و تعالى كا فرمان ہے:

اور اللہ کی نشانیوں میں یہ بھی شامل ہے کہ اس نے تمہارے لیے تمہاری ہی جنس سے تمہاري بیویاں پیدا کیں تا کہ تم ان سے آرام و سکون پاؤ، اور اس نے تمہارے مابین محبت و الفت اور ہمدردی قائم کر دی، یقینا غوروفکر کرنے والوں کے اس میں بہت ساری نشانیاں ہیں الروم (21).

ان مقاصد کے حصول کے لیے شادی مشروع کی گئی ہے اس لیے اگر یہ مقاصد حاصل نہ ہوں تو پھر طلاق مشروع ہوتی ہے، تا کہ دوسری ازدواجی زندگی کے لیے راہ تیار کی جا سکے جس میں نکاح کے اہداف و مقاصد کا حصول ہو سکے.

آپ نے جن اسباب کا ذکر کیا ہے، ان کی بنا پر آپ کے لیے طلاق مانگنا مباح ہے.

حدیث میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" جس عورت نے بھی بغیر کسی سبب کے طلاق کا مطالبہ کیا اس پر جنت کی خوشبو حرام ہے "

سنن ترمذی حدیث نمبر (1187) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ترمذی میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان:

" بغیر کسی سبب کے " یعنی بغیر کسی ایسے سبب کے جس کی بنا پر علیحدگی کی ضرورت پڑے.

شیخ ابن باز رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" عورت پر حسن معاشرت کرنا ضروری ہے، اور اس پر واجب ہے کہ وہ اپنے خاوند کی اچھے طریقہ سے اطاعت و فرمانبرداری کرے، اور بغیر کسی علت و سبب کے طلاق کا مطالبہ مت کرے.

اگر کوئی علت و سبب ہو تو پھر طلاق طلب کرنے میں کوئی حرج نہیں مثلا: بیوی کے حق میں خاوند بخل سے کام لیتا ہو، یا پھر بہت زیادہ معصیت و نافرمانی کرنے والا ہو یعنی نشہ وغیرہ کرتا ہو، یا پھر بہت زیادہ راتوں کو بیدار رہتا ہو اور بیوی کو چھوڑ رکھے، یا اس طرح کا کوئی اور سبب ہو تو یہ قابل قبول عذر میں شامل ہوگا " انتہی

ماخوذ از: فتاوی الطلاق (264).

آپ نے جو اسباب بیان کیے ہیں ان کی بنا پر اگرچہ آپ کے لیے طلاق لینی مباح ہو جاتی ہے لیکن طلاق کا مطالبہ

كرنے سے قبل آپ كو چند ايك امور كا خيال كرتے ہوئے طلاق لينے كے بارہ بہت زيادہ غور و فكر كرنى چاہيے، ذيل ميں ہم چند ايك امور پيش كرتے ہيں ان كا خيال ضرور كريں:

اول:

خاوند كى اصلاح كى اميد خاص كر جب آپ اپنے عليحدہ فليٹ ميں منتقل ہو جائيں تو ہو سكتا ہے وہ آپ كى طرف سے اسے دليرى دلانے كى بنا پر وہ نماز كى پابندى كرنے لگے، اور اللہ تعالى اس كے رزق ميں بھى وسعت كر دے، اور وہ آپ كو راضى ركھنے كى سعى و كوشش كرے، اور آپ جس اذيت سے دوچار ہيں اس سے چھٹكارا دلانے كى كوشش كرے.

تو اس طرح آپ كو خاوند كے ساتھ حسن سلوك كرنے پر اللہ كى جانب سے اجروثواب حاصل ہو، كہ آپ نے اس كى حالت تبديل كرنے ميں معاونت كى، اس ليے آپ اپنے آپ سے دريافت كريں، اور اپنے خاوند كے حال ميں غور و فكر كريں.

اگر آپ كو نظر آئے اور اميد ہو كہ وہ تبديل ہو جائيگا اور اس كى حالت ميں اصلاح پيدا ہو جائيگى تو پھر آپ صبر و تحمل سے كام ليں اور اللہ سے اجروثواب كى نيت ركھيں، اور يہ علم ميں ركھيں كہ صبر كا پھل اور نتيجہ كاميابى اور تنگى و مشكل سے چھٹكارا كى صورت ميں ہوتا ہے.

كتنى ہى عورتيں ہيں جنہوں نے اپنے خاوند كے برے اخلاق اور برے سلوك پر صبر و تحمل سے كام ليا تو اللہ سبحانہ و تعالى نے ان كے خاوندوں كى حالت بدل دى، اور وہ بہترين خاوند بن گئے، جو اپنى بيوى كے صبر و تحمل اور نيكى و احسان كى قدر كر كے اسے كبھى نہيں بھولتا.

اللہ سبحانہ و تعالى كا فرمان ہے:

نيكى اور بدى برابر نہيں ہوتى، برائى كو بھلائى سے دور كرو پھر وہى جس كے اور تمہارے درميان دشمنى و عداوت ہے ايسا ہو جائيگا كہ جيسے دلى دوست ہو

اور يہ بات انہيں كو نصيب ہوتى ہے جو صبر كريں اور اسے سوائے بڑے نصيبے والوں كے اور كوئى نہيں پا سكتا
فصلت (34 - 35).

خاوند كى اصلاح كرنے ميں عورت كا بہت بڑا دخل ہے وہ اسے خير و بھلائى اور فلاح و كاميابى كى طرف لانے ميں

کامیاب ہو سکتی ہے لیکن شرط یہ ہے کہ وہ اس کے لیے حکمت اور نرمی و شفقت اور اچھے اسلوب کو استعمال کرے، اور اسے پہلے اپنے خاوند کی دینی اصلاح کرنی چاہیے، اور پھر بدنی اور مادی اصلاح کی طرف جائے.

کیونکہ اگر خاوند کی دینی اصلاح ہو جائے تو پھر اللہ کے فضل و حکم سے سارے معاملات و امور میں ہی سیدھا ہو جائیگا.

دوم:

آپ یہ مدنظر رکھیں کہ اگر طلاق ہو گئی تو آپ کی حالت کیا ہوگی، اس چیز پر غصہ کی حالت میں یا پھر خاوند سے نفرت کی حالت میں حکم نہیں لگایا جا سکتا، بلکہ اس کے لیے غور و فکر اور تدبر کی ضرورت ہے.

کیونکہ ایک عقلمند عورت ایک ایسے خاوند کے ساتھ زندگی گزرانے پر راضی ہو سکتی ہے جس میں خیر و شر اور برائی و نیکی پائی جاتی ہو، لیکن وہ طلاق یافتہ ہو کر زندگی نہیں بسر کر سکتی، کیونکہ طلاق کی صورت میں اسے اکیلا پن اور پریشانی اور دوسرے خاوند کی تلاش جیسی مشکلات حاصل ہونگی، کیونکہ اس دور میں تو بہت ساری عورتوں کی شادی کی عمر ڈھل چکی ہے اور ان کی شادی نہیں وہ شادی کی آس لگائے بیٹھی ہیں تو پھر ایک مطلقہ کا کیا حال ہوگا، کہ کنواری کے لیے شادی مشکل ہو رہی مطلقہ کیسے کریگی.

لیکن اس میں عورتیں مختلف ہیں، ہو سکتا ہے مطلقہ عورت اپنے دین و اخلاق اور خوبصورتی یا مال و نسب کی بنا پر مرغوب ہو.

سوم:

آپ کو کثرت کے ساتھ اللہ کے سامنے گریہ زاری کرنی چاہیے کہ وہ آپ کو رشد و ہدایت نصیب فرمائے اور آپ کو نفس کے شر سے محفوظ رکھے، آپ فیصلہ کرنے سے قبل استخارہ ضرور کریں.

استخارہ کرنے کا طریقہ معلوم کرنے کے لیے آپ سوال نمبر (11981) اور (2217) کے جوابات کا مطالعہ ضرور کریں.

اللہ سبحانہ و تعالی سے ہماری د عا ہے کہ آپ کوخیر ہدایت اور کامیابی و نجات نصیب فرمائے.

واللہ اعلم .